جناب سیدہ کی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تالیف

علامہ مولانا ابو تراب

محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

پہلے یہ پڑھیئے

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة

نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ نیک متقی پاکیزہ لوگوں کا ذکر بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے چنانچہ چاہیے کہ جب بھی کوئی آفت مصیبت آئے یا بیماری، بیروزگاری، محتاری، بے اولادی، اولاد کی نافرمانی، گھریلو ناچاقی، قرضداری، چوری، ڈکیتی، لوٹ مار، ظلم وقتل وتشدد جیسی پریشانیاں درپیش ہوں تو نیک صالح متقی بزرگوں کا ذکر کیا جائے اور ان کی سیرت کے بارے میں پڑھا جائے تاکہ نہ صرف یہ تمام پریشانیاں و مصیبتیں اس ذکر پاک کی برکت سے دور ہو جائیں اور اس ذکر خیر کی برکت سے ہم میں بھی اپنی سیرت و کردار کی اصلاح کا جذبہ پیدا ہو سکے۔ مگر خیال رہے کہ بعض من گھڑت قصے کہانیاں مثلاً دس بیبیوں کی کہانیاں، لکڑ بارے کی کہانی، جناب سیدہ کی کہانی، شہزادے کا سر وغیرہ جیسی کتابیں بھی ہمارے گھروں میں پریشانی کے وقت پڑھی جاتی ہیں جو بالکل جھوٹ پر مبنی ہیں اور ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں لہٰذا ان کہانیوں کو پڑھنے سے بچنا چاہیے کہ ان کا پڑھنا

جہالت وگمراہی ہے۔آیئے جناب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سچی کہانی پڑھتے ہیں جس کے پڑھنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ رحمتیں و برکتیں نازل ہوں گی اور تمام مصیبتیں و پریشانیاں دور ہوجائینگی کیونکہ جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ پاکیزہ، باپردہ، باحیاء خاتون ہیں جو اپنی شرم و حیاء، سادگی، پاکیزگی، نیک عادات، حسن اخلاق، صبر وقناعت، عبادت و ریاضت، عاجزی و انکساری، پرہیزگاری و بلند کرداری اور زہد وتقویٰ میں انتہائی بلند مقام رکھتی ہیں۔ بلاشک و شبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ان اوصاف حمیدہ کے سبب جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ مبارک ہستی ہیں جن کا ذکر مبارک رحمتوں، برکتوں خیر وبھلائی کے نزول کا سبب ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر خیر تمام تر آفتوں، پریشانیوں، مصیبتوں اور بلاؤں سے نجات کا ذریعہ ہے۔ جناب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہانی پڑھنے کے بعد ان کے نام کی گیارہ روپے یا پچیس روپے کی یا حسب توفیق فاتحہ بھی دلا دیں اور خوب فیض و برکتیں وفیض پائیں۔ اللہ عزوجل کی ان پاک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بلاحساب مغفرت ہو۔ (آمین)

منقبت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ہے رتبہ اس لئے کونین میں عصمت کا عفت کا
شرف حاصل ہے ان کا دامن زہرہ سے نسبت کا

نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی زینت ہیں
بیاں کس سے ہو ان کی پاک طنیت پاک طلعت کا

انہی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں
یہ ہی ہیں مجمع بحرین سرچشمہ ہدایت کا

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیر نبوت کا

بتول وفاطمہ زہرہ لقب اس واسطے پایا
کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نکہت کا

نبی کی لاڈلی ۔ بیوی ولی کی ۔ ماں شہیدوں کی
یہاں جلوہ نبوت کا ، ولایت کا، شہادت کا

تعالیٰ اللہ اس سعدین کے جوڑے کا کیا کہنا
کہ رحمت کی دلہن زہرہ علی دولہا ولایت کا

وہ عترت جو کہ امت کے قرآن ثانی ہے
نبی کا ہے چمن یعنی شجر اس پاک منبت کا

وہ چادر جس کا آنچل چاند سورج نے نہیں دیکھا
بنے گی حشر میں پردہ گنہ گاران امت کا

اگر سالک بھی یارب دعویٰ جنت کرے حق ہے
جو وہ زہرہ کی ہے یہ بھی تو ہے خاتونِ جنت کا

بی بی سیدہ فاطمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سچی کہانی

بی بی سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام مبارک فاطمہ اور لقب زہرا ہے۔

آپ نبی کریم ﷺ کی چوتھی اور آخری صاحبزادی ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بے شمار القابات ہیں جن میں زہرا، سیدۃ النساءِ العلمہ، عذرا، بتول، خاتونِ جنت، سیدہ، طاہرہ زیادہ مشہور ہیں۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمادیا۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ اُس وقت آپ کی عمر پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ تھی جبکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ۲۱ سال تھی۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی خواہش لیئے دربارِ اقدس میں حاضر ہوئے لیکن فطری حیاء اور حضور اکرم ﷺ کے ادب ولحاظ میں حرفِ مدعا زبان پہ نہ لاسکے اور سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ نے خود ہی دریافت فرمایا کہ آج خلافِ معمول چپ چاپ ہو کیا فاطمہ سے نکاح کی درخواست

لے کر آئے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی بے شک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تمہارے پاس مہر ادا کرنے کے لئے ابھی کچھ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نفی میں جواب دیا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے جو غزوہ بدر میں تمہیں زرہ دی تھی وہی مہر میں دے دو۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم کی تعمیل کی اور زرہ فروخت کردی جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار سو اسی درہم میں خرید لی اور پھر یہی زرہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطورِ ہدیہ واپس کردی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا دو تہائی خوشبو وغیرہ پر اور ایک تہائی سامانِ شادی اور دیگر اشیاء خانہ داری پر خرچ کرو پھر تمام انصار و مہاجرین صحابہ کرام کو بلایا۔ جب تمام صحابہ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا "اے گروہ مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ابھی جبرئیل امین علیہ السلام میرے پاس یہ اطلاع لے کر تشریف لائے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح اپنے بندہ خاص علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن ابی طالب سے کردیا اور مجھے حکم ہوا ہے کہ عقد نکاح کی تجدید کرکے گواہان کے روبرو ایجاب وقبول کراؤں۔" پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ نکاح پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایجاب و قبول کروایا اور دعائے خیر

و برکت کی فرمائی اور ایک طباق چھوہارے حاضرین محفل میں تقسیم فرمائے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر چار سو مثقال چاندی مقرر ہوا۔ زرہ کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک بھیڑ کی کھال اور ایک یمنی چادر تھی جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نذر کر دی۔ چونکہ نکاح سے قبل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم ﷺ کے پاس رہتے تھے لہٰذا اب شادی کے بعد گھر کی ضرورت پڑی۔ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب معلوم ہوا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الگ گھر کی ضرورت ہے تو انہوں نے ایک مکان انہیں ہدیہ کر دیا۔

رخصتی سے قبل حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دے کر فرمایا "اے علی پیغمبر کی بیٹی تجھے مبارک ہو" اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا "اے فاطمہ تیرا شوہر بہت اچھا ہے" پھر دونوں کے لئے دعائے خیر فرمائی اور خود دروازے تک چھوڑنے آئے۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر چلی گئیں تو پھر حضور اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے ایک برتن میں پانی منگوایا دونوں دست مبارک اس میں ڈالے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر وہ پانی چھڑکا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا "میں نے خاندان میں بہترین شخص سے تمہارا نکاح کیا ہے"

جنابِ سیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نکاح

گوش دل سے مومنو سن لو ذرا

ہے یہ قصہ فاطمہ کے عقد کا

پندرہ سالہ نبی کی لاڈلی

اور تھی بائیس سال عمر علی

عقد کا پیغام حیدر نے دیا

مصطفٰی نے مرحبا ابلاً کہا

پیر کا دن سترہ ماہِ رجب

دوسرا سن ہجرت شاہِ عرب

پھر مدینہ میں ہوا اعلانِ عام

ظہر کے وقت آئیں سارے خاص و عام

اس خبر سے شور برپا ہو گیا

کوچہ و بازار میں غل سا مچا

آج ہے مولیٰ کی دختر کا نکاح

آج ہے اس نیک اختر کا نکاح

آج ہے اُس پاک دُ ختر کا نکاح
آج ہے بے ماں کی بچی کا نکاح
خیر سے جب وقت آیا ظہر کا
مسجد نبوی میں مجمع ہو گیا
ایک جانب ہیں ابوبکر و عمر
اک طرف عثمان بھی ہیں جلوہ گر
ہر طرف اصحاب اور انصار ہیں
درمیاں میں احمد و مختار ہیں
سامنے نوشہ علی مرتضیٰ
حیدر کرار شاہ لافتیٰ
آج گویا عرش آیا ہے اُتر
یا کہ قدسی آ گئے ہیں فرش پر
جمع جب یہ سارا مجمع ہو گیا
سید الکونین نے خطبہ پڑھا
جب ہوئے خطبے سے فارغ مصطفیٰ
عقد زہرا کا علی سے کر دیا

چار سو مثقال چاندی مہر تھا
وزن جس کا ڈیڑھ سو تولہ ہوا
بعد میں خرمے لٹائے لا کلام
ماسوا اس کے نہ تھا کوئی طعام
ان کے حق میں پھر دعائے خیر کی
اور ہر اک نے مبارک باد دی
گھر سے رخصت جس گھڑی زہرا ہوئیں
والدہ کی یاد میں رونے لگیں
دی تسلی احمد مختار نے
اور فرمایا شہ ابرار نے
فاطمہ ہر طرح سے بالا ہو تم
میکہ و سسرال میں اعلیٰ ہو تم
باپ تمہارے امام الانبیاء
اور شوہر اولیاء کے پیشوا
ماہِ ذی الحجہ میں جب رخصت ہوئی
تب علی کے گھر میں اک دعوت ہوئی

جس میں تھیں دس سیر جو کی روٹیاں
کچھ پنیر اور تھوڑے خرمے بیگماں
اس ضیافت کا ولیمہ نام ہے
اور یہ دعوت سنت اسلام ہے
سب کو اُن کی راہ چلنا چاہیے
اور بُری رسموں سے بچنا چاہیے (دیوان سالک)

نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہرا کو جو سامان جہیز عطا فرمایا اس میں درج ذیل اشیاء شامل ہیں۔

(۱) ایک عدد مصری کپڑے کا بستر جس میں اون بھری ہوئی تھی۔
(۲) ایک منقش تخت نما پلنگ۔
(۳) ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔
(۴) ایک مشکیزہ
(۵) دو مٹی کے گھڑے پانی کے لئے
(۶) ایک آٹا پیسنے کے لئے چکی
(۷) ایک پیالہ
(۸) دو چادریں (۹) دو نقرئی بازو بند (۱۰) ایک جاء نماز

جناب سیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مبارک جہیز

فاطمہ زہرا کا جس دن عقد تھا
جس لوان کے ساتھ کیا کیا نقد تھا
ایک چادر ستر ہ پیوند کی
مصطفی نے اپنی دختر کو جو دی
جس کے اندر اُون نہ ریشم روئی
بلکہ اس میں چھال خرمے کی بھری
ایک چکی پیسنے کے واسطے
ایک مشکیزہ تھا پانی کے لئے
ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں
نقرئی کنگن کی جوڑی ہاتھ میں
اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا
ایک جوڑا بھی کھڑاؤں کا دیا
شاہزادی سید الکونین کی
بے سواری ہی علی کے گھر گئی

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں
اُن کے گھر تھیں سیدھی سادی شادیاں
اس جہیز پاک پر لاکھوں سلام
صاحب لولاک پر لاکھوں سلام

حضور اکرم ﷺ نے دوسرے دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ دعوتِ ولیمہ بھی ہونی چاہیے چنانچہ مہر ادا کرنے کے بعد جو رقم بچ گئی تھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ کھانے میں پنیر، کھجور، نان، جو اور گوشت تھا۔ یہ اس زمانے کا بہترین ولیمہ تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ زہرا کی شادی کے لئے ایک کرتہ بنایا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک پرانا پیوند لگا کرتہ بھی تھا اسی دوران ایک سائل دروازے پر آکر کھڑا ہوا اور سوال کیا میں نبوت کے گھر سے پرانا کرتہ مانگتا ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پرانا کرتہ دینے کا اراد وکیا لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مبارک یاد آگیا"

''چنانچہ آپ نے اپنا نیا کرتہ سائل کو عطا فرمادیا۔

رخصتی کے وقت جبرئیل علیہ السلام آئے اور بارگاہِ اقدس میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا اور یہ ارشاد کیا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سلام کروں اور ان کے لئے جنتی لباسوں میں سے سادات اخضر کا

ایک خاص لباس ہدیۃً بھیجا ہے چنانچہ وہ جنتی لباس سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہنایا گیا۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس جنتی لباس کو پہن کر عام عورتوں کے درمیان بیٹھیں تو اس لباس کا نور مشرق و مغرب میں چھا گیا۔ جب وہ نوران کافر عورتوں کی آنکھوں پر پڑا تو ان کے دل سے کفر نکل گیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دینے لگیں اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی سیرت، کردار، رفتار و گفتار، عادت و خصائل میں حضور سے بہت مشابہ تھیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھیں۔ ایک روز نبی کریم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اونٹ کے بالوں کا بنایا ہوا ایک موٹا لباس زیب تن فرمایا ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو نکلنے لگے اور ارشاد فرمایا کہ فاطمہ آج دنیا کی تنگی اور سختی کے وقت تم صابر رہو تاکہ کل قیامت کے دن تمہیں جنت کی نعمتوں کا حصول ہو۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صابر شاکر قانع خاتون تھیں، سخت قسم کے مصائب اور مشکلات کا سامنا صبر و استقلال سے کرتی رہیں اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لاتیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خانگی زندگی پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ سیدہ

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بے مثال زاہدانہ زندگی بسر فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چکی پیستے پیستے ہاتھوں پر چھالے پڑ جاتے، پانی بھر بھر کر لاتی تو مشک اُٹھانے سے سینے پر گھٹے پڑ جاتے۔ گھر کی صفائی ستھرائی، کھانا پکانے اور دیگر کام کاج کے دوران کپڑے خراب ہو جاتے لیکن آپ صبر و شکر کے ساتھ راضی بارضا ہو کر گھر کے کام کاج میں مگن رہتیں۔

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ انہوں نے غربت و ناداری کے سبب اس قدر چھوٹا دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے کہ سر ڈھانکتی ہیں تو پاؤں کھل جاتے ہیں اور پاؤں چھپاتی ہیں تو سر کھلا رہ جاتا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کئی کئی دن تک فاقے سے گزارے لیکن کبھی ماتھے پر بل نہیں ڈالے۔ ایک دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آٹھ پہر سے بھوکے تھے اسی دوران میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہیں سے مزدوری میں ایک درہم مل گیا رات ہو چکی تھی۔ ایک درہم کے جو خرید کر گھر پہنچے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے جو لے کر چکی میں پیسے، روٹی پکائی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھ دی جب وہ کھا چکے تو خود کھانے بیٹھیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس وقت حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک یاد آیا کہ ''فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا کی بہترین عورت ہے۔'' روایت کیا گیا ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ

نے اپنا دست مبارک سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر پر رکھا اور دعا فرمائی "اے اللہ انہیں بھوک کی اذیت سے نجات دے دے" سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد ہے کہ اس کے بعد مجھے کبھی بھوک کا احساس نہ ہوا۔

ایک دفعہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسجد نبوی میں تشریف لائیں اور روٹی کا ایک ٹکڑا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہاں سے آیا تو سیدہ نے جواب دیا ابا جان! تھوڑے سے جو پیس کر روٹی پکائی تھی جب بچوں کو کھلا رہی تھی تو خیال آیا کہ آپ کو بھی تھوڑی سی کھلا دوں۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ روٹی تیسرے روز ملی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روٹی تناول فرمائی اور فرمایا "اے میرے لخت جگر چار روز کے بعد یہ پہلا لقمہ ہے جو میرے منہ میں پہنچا ہے۔"

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکثر و بیشتر اسی حالت و کیفیت میں نظر آتیں کہ دو دو دن کے فاقے ہوتے اور بچوں کو گود میں لے کر چکی پیسا کرتیں اور دیگر گھریلو کام کاج میں مشغول ہوتیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقر و تنگدستی کے باوجود غنا کی دولت سے مالا مال تھیں یہی وجہ تھی کہ اس قدر مصائب جھیلنے اور مشکلات برداشت کرنے کے باوجود بھی کبھی فقر و تنگدستی کا شکوہ نہ کیا اور با احسن و خوبی تمام مصیبتوں کا سامنا کرتی رہیں۔

ایک دفعہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہوگئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ایک معمر بزرگ صحابی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ آپ کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے دروازے پر آ کر اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی اور فرمایا کہ میرے ساتھ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا بابا جان میرے پاس ایک عبا کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہیں کہ پردہ کروں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک اندر پھینک کر ارشاد فرمایا بیٹی اس سے پردہ کرلو۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد عبادت گزار تھیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کو صبح سے شام تک عبادت کرنے اور رب عزوجل کے حضور گریہ وزاری کرتے دیکھا۔ والدہ محترمہ گھر کی مسجد کے محراب میں ساری ساری رات نماز میں لگی رہتیں حتیٰ کہ صبح ہو جاتی تھی اور میں نے آپ سے خود سنا ہے کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت دعائیں مانگا کرتی تھیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے حد ایثار پسند، سخی، کشادہ دست اور فیاض تھیں آپ کے دروازے پر کوئی سائل آجاتا تو کبھی خالی ہاتھ نہ جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اعرابی کو جو نیا نیا مسلمان ہوا تھا لیکن حد درجہ غریب فقیر اور مسکین تھا ساتھ لیا اس کی خوراک کا بندوبست کرنے

کے لئے نکلے چند گھروں سے معلوم کیا لیکن وہاں سے کچھ نہ ملا چنانچہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے پوچھا کون ہے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فقیر و مسکین کو کچھ کھانے کو دے دیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آبدیدہ ہو کر ارشاد فرمایا اے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب کو آج تیسرے وقت کا فاقہ ہے یہاں تک کہ بچے ابھی بھوکے سوئے ہیں لیکن سائل کو بھوکا نہ جانے دوں گی چنانچہ اپنی چادر عنایت فرمائی اور فرمایا کہ یہ چادر شمعون یہودی کے پاس لے جاؤ اور اس کے بدلے میں تھوڑا غلہ اس سے لے آؤ۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعرابی کو ساتھ لے کر یہودی کے پاس پہنچے اُسے چادر دی اور تمام ماجرا سنایا۔ یہودی یہ سن کر بے ساختہ پکار اُٹھا اے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کی قسم یہ وہی لوگ ہیں جن کی خبر توریت میں دی گئی ہے تم گواہ رہنا کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آیا۔ اس کے بعد کچھ غلہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس کر دی۔ حضرت سلمان سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُسی وقت اناج پیسا اعرابی کے لئے روٹی پکا کر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی انہوں نے کہا اس میں سے کچھ بچوں کے لئے رکھ لیجئے تو آپ نے جواب دیا جو چیز اللہ کی راہ میں دے چکی وہ میرے بچوں کے لئے جائز نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز ساری رات مزدوری کی اور اجرت میں تھوڑے سے جو حاصل کیے اور گھر لے آئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن کا ایک حصہ پیس کر کھانا تیار کیا عین کھانے کے وقت ایک مسکین نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا میں بھوکا ہوں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سارا کھانا اُسے دے دیا باقی اناج کا کچھ حصہ پیس کر کھانا تیار کیا تو دروازے پر ایک یتیم نے آکر سوال کیا سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ کھانا بھی اُسے دے دیا اور باقی اناج پیسا اور کھانا تیار کیا ہی تھا کہ ایک قیدی نے اللہ کی راہ میں کھانا مانگا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ تمام کھانا اُس کے حوالے کر دیا اور تمام اہل خانہ نے اُس دن فاقہ کیا۔

ایک مرتبہ کسی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا چالیس اونٹوں کی زکوٰۃ کیا ہوگی؟ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تمہارے لئے صرف ایک اونٹ اور اگر میرے پاس چالیس ہوں تو میں سارے ہی اللہ کی راہ میں دے دوں۔ گوکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے شمار مصائب، مشکلات، فقر و ناداری کا سامنا تھا مگر اس کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ازدواجی زندگی نہایت پرسکون اور خوشگوار تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد محبت کرتے اور ان کا خیال رکھتے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اپنے شوہر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جی جان سے خدمت کرتیں اُن

سے بے حد محبت کرتیں اور ان کے آرام کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھتیں۔
ایک روز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر تشریف لائے اور کچھ کھانے کو مانگا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ آج تیسرا دن ہے اور گھر میں جو کا ایک دانہ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے فاطمہ تم نے مجھ سے ذکر کیوں نہ کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا کہ میں سوال کر کے آپ کو شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت بیمار تھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اس حالت میں چکی پیستے دیکھا تو فرمایا اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اتنی محنت نہ کیا کرو تھوڑی دیر آرام بھی کیا کرو کہیں زیادہ بیمار نہ ہو جاؤ تو فرمانے لگیں خدا کی عبادت اور آپ کی اطاعت مرض کا بہترین علاج ہے اگر ان میں کوئی بھی موت کا باعث بن جائے تو اس سے بڑھ کر میری خوش نصیبی کیا ہو گی۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے آرام کا بے حد خیال رکھتے اور آپ کی تکلیف پر رنجیدہ ہو جایا کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ ایک مرتبہ جب کہ مال غنیمت میں مسلمانوں کے پاس کچھ لونڈیاں آئیں تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خیال آیا کہ چکی پیس پیس کر ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں اور چولہا جھونکنے سے چہرے کا رنگ متاثر ہو گیا ہے گھر کے کام کاج سے سیدہ بہت تھک جاتی تھیں کیوں نہ خدمت کے لئے ایک کنیز رکھی جائے چنانچہ دونوں میاں بیوی

حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے اور ایک لونڈی کی درخواست کی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم جس چیز کے خواہش مند ہو اس سے بہتر ایک چیز میں تم کو بتاتا ہوں ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو اور سوتے وقت ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ عمل تمہارے لئے بہترین خادم ثابت ہوگا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عمل جو کہ تسبیح فاطمہ کے نام سے مشہور ہے تھکن دور کرنے کے لئے مجرب ہے۔ تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے اور صبح اُٹھ کر تازگی و فرحت محسوس ہوتی ہے۔
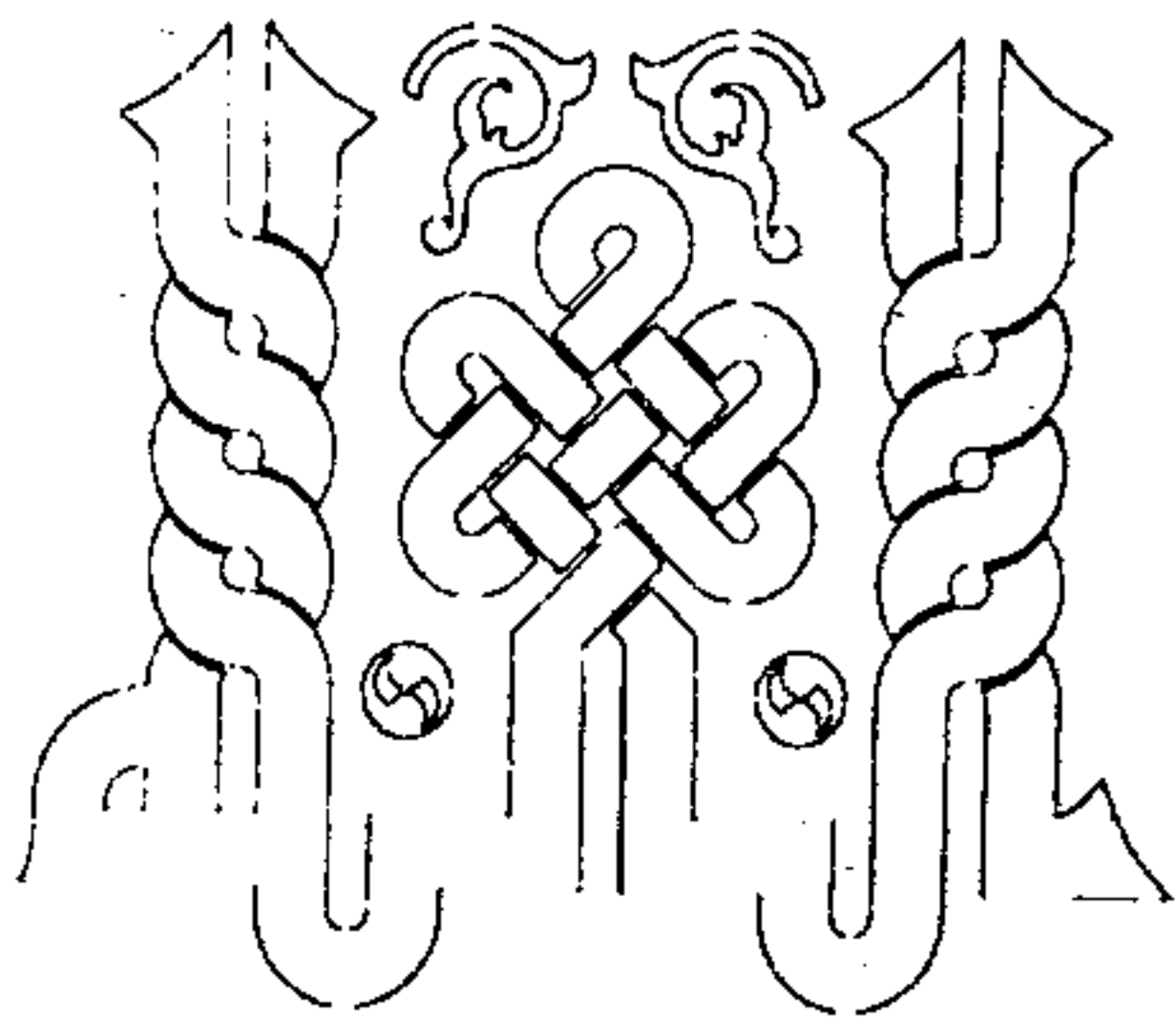
شاهزادیٔ کونین کی زندگی پاک

آئیں جب خاتونِ جنت اپنے گھر
پڑ گئے سب کام ان کی ذات پر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے
ہاتھ میں چکی سے چھالے پڑ گئے
دی خبر زہرا کو اسد اللہ نے
بانٹے ہیں قیدی رسول اللہ نے
ایک لونڈی بھی اگر ہم کو ملے
اس مصیبت سے تمہیں راحت ملے
سن کے زہرا آئیں صدیقہ کے گھر
تا کہ دیکھیں ہاتھ کے چھالے پدر
پر نہ تھے دولت کدہ میں شاہ دیں
والدہ سے عرض کر کے آ گئیں
گھر میں جب آئے حبیب کبریا
والدہ نے ماجرا سارا کہا

فاطمہ چھالے دکھانے آئی تھیں
گھر کی تکلیفیں سنانے آئی تھیں

آپ کو گھر میں نہ پایا شاہ دیں
مجھ سے سب دکھ درد اپنا کہہ گئیں

ایک خادم آپ اگر ان کو بھی دیں
چکی اور چولہے کے وہ دکھ سے بچیں

سن لیا سب کچھ رسول پاک نے
کچھ نہ فرمایا شہ لولاک نے

شب کو آئے مصطفیٰ زہرہ کے گھر
اور کہا دختر سے اے جان پدر

ہیں یہ خادم ان یتیموں کے لئے
باپ جن کے جنگ میں مارے گئے

تم پہ سایہ ہے رسول اللہ کا
آسرا رکھو فقط اللہ کا

ہم تمہیں تسبیح اک ایسی بتائیں
آپ جس سے خادموں کو بھول جائیں

اولاً سبحان ۳۳ بار ہو
اور پھر الحمد اتنی ہی پڑھو
اور ۳۴ بار ہو تکبیر بھی
تاکہ سو ہو جائیں یہ مل کر بھی
پڑھ لیا کرنا اسے ہر صبح و شام
ورد میں رکھنا اسے اپنے مدام
خلد کی مختار راضی ہو گئیں
سن کے یہ گفتار خوش ہو گئیں
سالک ان کی راہ جو کوئی چلے
دین و دنیا کی مصیبت سے بچے

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نبی کریم ﷺ ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے تھے اور ایک دوسرے کی تکلیف پر مغموم وافسردہ ہو جایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں جب رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی وہاں پر بیٹھے کافر خوب مذاق اڑانے لگے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو جیسے ہی خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوڑی دوڑی آئیں

گو کہ اس وقت آپ کی عمر پانچ یا چھ برس کی ہی تھی لیکن جوش محبت میں آپ ﷺ کی گردن مبارک پر سے اوجھڑی کو اٹھا کر پھینکا اور عقبہ کو برا بھلا کہا۔

اسی طرح غزوۂ احد میں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ شدید زخمی ہو گئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوسری صحابیات کے ساتھ مدینہ منورہ سے میدان اُحد پہنچیں اور اپنے پدر محترم ﷺ کو اس حالت میں دیکھ کر سخت رنجیدہ و غمزدہ ہوئیں۔ بادیدہ گریاں حضور ﷺ کے زخموں کو بار بار دھوتی تھیں لیکن جب خون نہیں رکا تو بالآخر کھجور کی چٹائی جلا کر زخم میں بھری جس سے خون تھم گیا۔

نبی کریم ﷺ بھی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد محبت فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ جب کبھی سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ہوتے ہوئے جاتے اور جب سفر سے واپسی ہوتی تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لاتے۔ جب بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے ان کی پیشانی چومتے اور اپنی نشست پر بیٹھنے کی جگہ عطا فرماتے اور بعض اوقات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے اپنی چادر بچھاتے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس پر بٹھاتے۔

نبی کریم ﷺ کا پردہ فرمانے کا وقت قریب آیا تو آپ ﷺ نے سیدہ

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دلجوئی اور ان کی پریشانی وغم رفع کرنے کے لئے ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا "میرے جانے کا وقت قریب آگیا ہے تم اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھے ملوگی اور تم جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔" حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رکھتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم نبی پاک ﷺ کے نزدیک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبوب تر میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ (مدارج النبوت)

سید المرسلین ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ارشاد فرمایا "تم جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی" اسی بناء پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدۃ النساء کے لقب سے بھی مشہور ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا "فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی"

فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔

حضور اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اکثر فرماتے "اے فاطمہ تمہارا خاوند اور تمہاری اولاد میرے ساتھ جنت میں سب ایک جگہ ہونگے۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا

"واول شخص یدخل الجنة فاطمة بنت محمد و مثلها فی ھذہ الامة

مثل مریم فی بنی اسرائیل"

اور (میرے بعد) سب سے پہلے جو ذات جنت میں داخل ہوگی وہ فاطمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا بنت محمد ﷺ ہے اور اس امت میں ان کی مثال ایسی ہے جیسی

حضرت مریم کی مثال بنی اسرائیل میں ہے۔

جیسا کہ اوپر گزر چکا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ مبارک اور فضیلت والی ہستی ہیں کہ اللہ عزوجل نے ان کے نکاح کے موقعہ پر جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ جنتی لباس ہدیۃً بھیجا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی سلام عرض کیا۔

ایک موقع پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری بیٹی میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس بات سے اسے اذیت پہنچتی ہے وہ میرے لئے بھی باعث تکلیف و اذیت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں "میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ صاف گو نہیں دیکھا۔" سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شمار اُن برگزیدہ خواتین میں ہوتا ہے جو دنیا کی تمام عورتوں پر افضیلت و بزرگی رکھتی ہیں جیسا کہ

حدیث مبارکہ میں ارشاد ہوا" تمہاری تقلید کے لئے تمام دنیا کی عورتوں میں مریم، خدیجہ، آسیہ اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کافی ہیں" حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا کی بہترین عورت ہے" سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور فرزندانِ سعید کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی

"وہ اللہ کی راہ میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔"

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام فاطمہ کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ سے محبت رکھنے والے تمام مسلمانوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھا ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بتول اس لئے ہے کہ آپ اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے بالحاظ دین اور حسن و جمال منفرد تھیں اور آپ کا نام زہرا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حسن و جمال میں کمال پر تھیں۔

حدیث میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان یوں بیان ہوئی اللہ تعالیٰ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غضب سے غضب فرماتا ہے اور ان کی رضا کے ساتھ راضی ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جسم اطہر پر اون کی بنی ہوئی ایک چادر لئے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وحضرت علی و

حضرت حسن بن علی وحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنی چادر مبارک میں داخل فرمایا اور ارشاد فرمایا "میں اس سے جنگ کروں گا جو ان سے جنگ کرے گا اور اس کے ساتھ صلح کرونگا جو ان کے ساتھ صلح کرے گا۔"

مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے اللہ عزوجل سے دعا فرماتے الٰہی فاطمہ تیری کنیز ہے اس سے راضی رہنا۔ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں میں صرف فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان سے نبی کریم ﷺ کی نسل پاک جاری رہی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ صاحبزادوں کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲) حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) حضرت سیدنا محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ بچپن میں وصال پاگئے)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں

(۱) سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں)

(۲) سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (یہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں)

(۴) سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (یہ بچپن ہی میں وصال فرما گئیں)

حضور اکرم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انتہائی غمگین اور افسردہ رہنے لگیں یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد سے کسی نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ ہر وقت دل گرفتہ رہنے لگیں یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے وصال کے چار ماہ بعد تین رمضان المبارک ۱۱ھ کو رات کے وقت وصال فرما گئیں اور اس طرح اللہ کے محبوب دانائے غیوب ﷺ کا فرمان کہ "میرے خاندان میں سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملو گی" حرف با حرف درست ثابت ہوا۔ وصال کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک ۲۹ سال تھی۔ وصال سے قبل سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلا کر فرمایا "میرا جنازہ لے جاتے وقت اور تدفین کے وقت پردے کا پورا لحاظ رکھنا کھلے جنازہ میں عورتوں کی بے پردگی ہوتی ہے جب کہ میں ناپسند کرتی ہوں اور غسل میں بھی سوائے اپنے اور میرے شوہر سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی اور کو شریک مت کرنا اور تدفین کے وقت بھی زیادہ ہجوم نہ ہونے دینا۔"

چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے بنت رسول ﷺ میں نے حبش میں یہ طریقہ دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ

کر ایک ڈولے کی صورت بنا لیتے ہیں اور اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں یہ کہہ کر آپ نے خرمے کی چند شاخیں منگوائیں اور ان پر کپڑا تان دیا جس سے پردہ کی صورت پیدا ہوگئی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کو بے حد پسند فرمایا چنانچہ وصال کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ اسی صورت میں اُٹھایا گیا اور جناب سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیت کے مطابق آپ کو رات کے وقت ہی سپردِ خاک کیا گیا اور جنازے میں زیادہ ہجوم نہ ہوسکا۔ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت علی و حضرت عباس و حضرت فضل بن عباس نے قبر میں اتارا اور بقیع شریف میں سپردِ خاک کردیا۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آخری لمحات میں اللہ عزوجل کے حضور مناجات فرما رہی تھیں "یا الٰہی میرے بابا جان ﷺ کی امت کے گنہگاروں پر رحم فرمایا اور ان کے گناہوں کو درگزر فرما۔" جب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حضرت عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس پر راضی نہ ہوئیں کہ ملک الموت میری روح قبض کریں پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارکہ کو خود قبض فرمایا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆